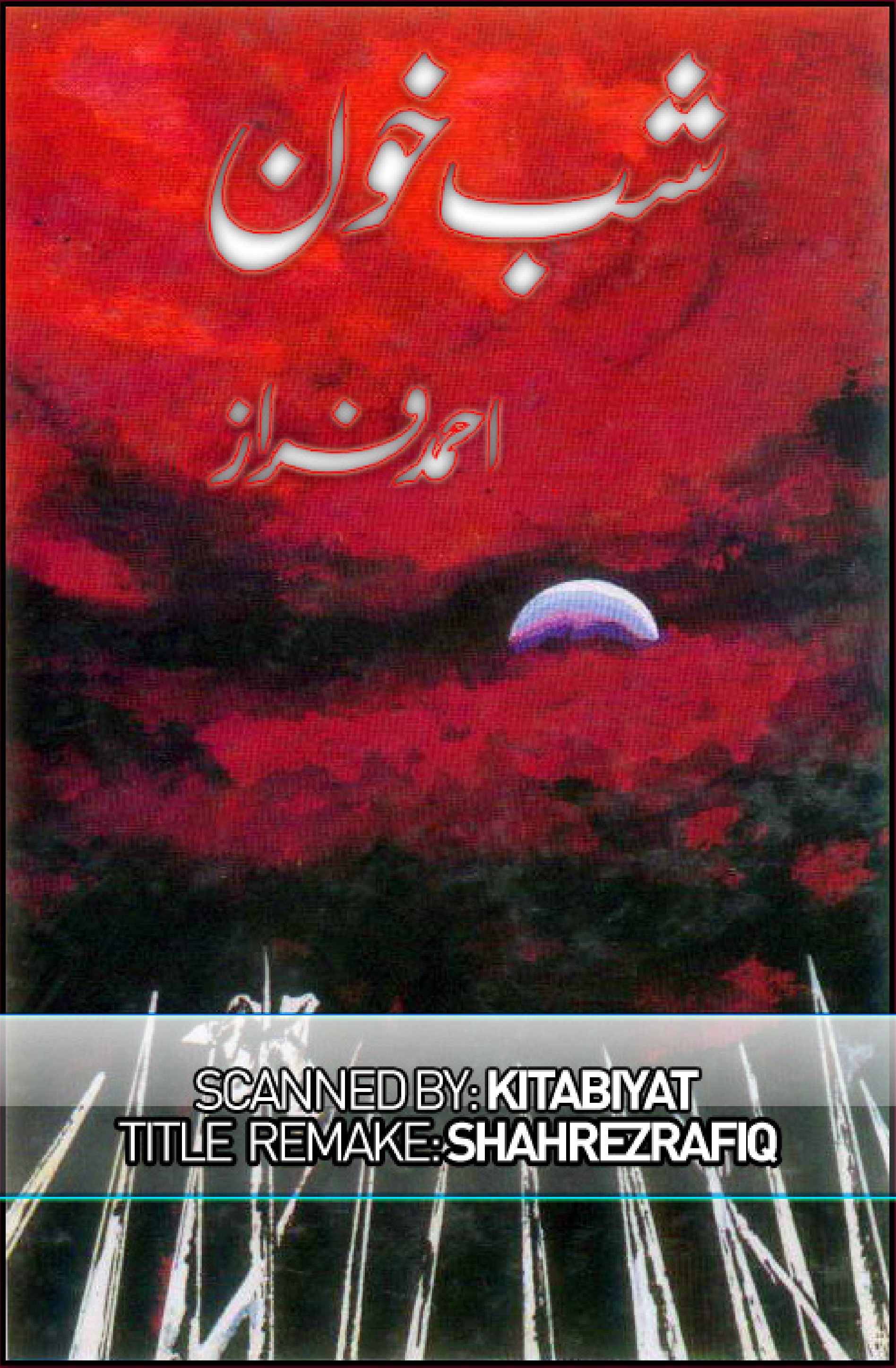

visit http://quraniscience.com/ to read scientific Facts in Quran

visit http://urdulibrary.paigham.net/ for all type of books

الف

ترتیب

Engr. Faraz Akram

سبھی شریکِ سفر ہیں	9
اے مری ارضِ وطن	12
میں کیوں اداس نہیں	16
کب یاروں کو تسلیم نہیں کب کوئی عدو انکاری ہے	20
اے مرے شہر!	22
نیا کشمیر	28
یہ پرچمِ جاں	31
چلو ہم پھر صف آرا ہوں	34
سپاہی اور موت	37
شہدائے جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کے نام	72
ترانہ	75
تیرے بعد	78
دیکھنا یہ ہے	81
یہ کھیت ہمارے ہیں یہ کھلیان ہمارے	84

allurdubooks.blogspot.com

جب سازِ سلاسل بجتے تھے ہم اپنے لہو میں سجتے تھے
وہ ریت ابھی تک باقی ہے، یہ رسم ابھی تک جاری ہے

ب

اے وطن اے وطن 86
میرے اپنے لوگو 88
سلام اس پر 93
ترانہ 97

Engr. Faraz Akram

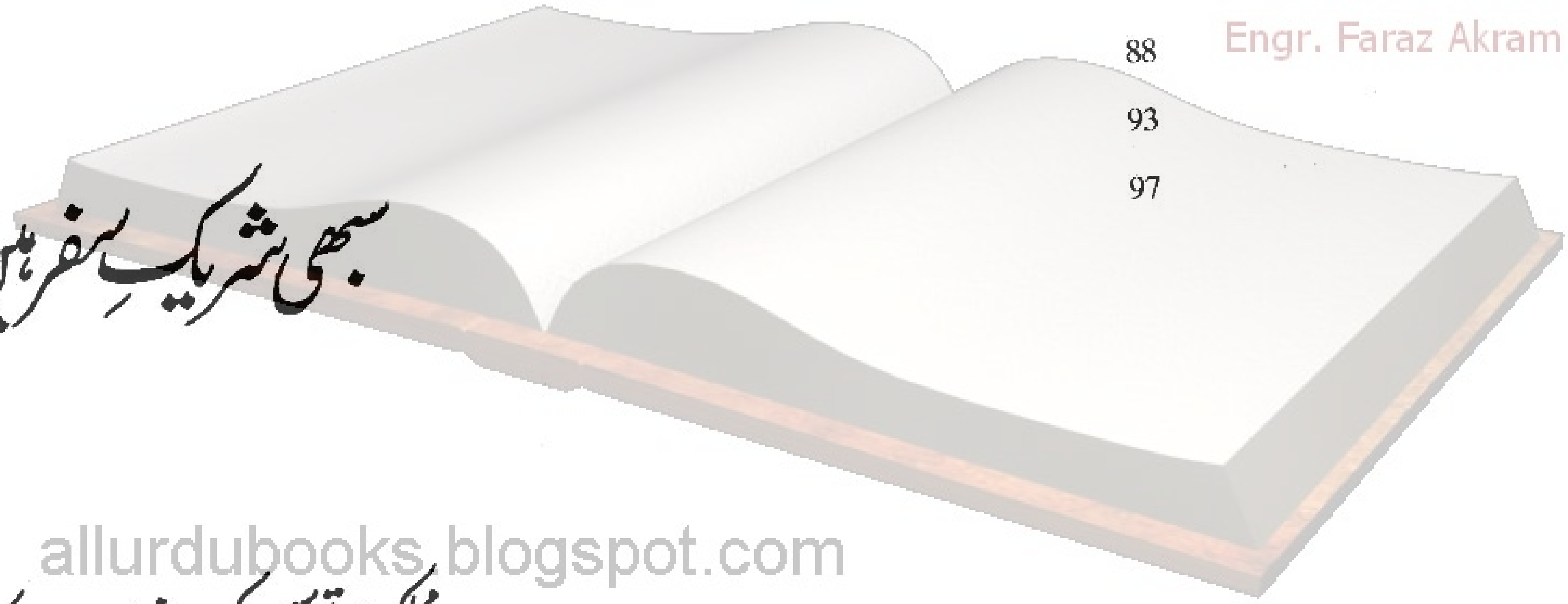

سبھی شریکِ سفر ہیں

allurdubooks.blogspot.com

یہ مملکت تو سبھی کی ہے خواب سب کا ہے
یہاں پہ قافلۂ رنگ و بو اگر ٹھہرے
تو حُسنِ خیمۂ برگ و گلاب سب کا ہے
یہاں خزاں کے بگولے اُٹھیں تو ہم نفسو!
چراغ سب کے بجھیں گے عذاب سب کا ہے

visit http://urdulibrary.paigham.net/

for all type of books

and visit http://quraniscience.com/

to read scientific Facts in Quran

تمھیں خبر ہے کہ جنگاہ جب پکارتی ہے
تو غازیانِ وطن ہی فقط نہیں جاتے
تمام قوم ہی لشکر کا روپ دھارتی ہے
Engr. Faraz Akram
محاذِ جنگ پہ مردانِ حُر تو شہروں میں
تمام خلق بدن پر زرہ سنوارتی ہے

ملوں میں چہرۂ مزدور تمتماتا ہے
تو کھیتیوں میں کسان اور خون بھرتے ہیں
وطن پہ جب بھی کوئی سخت وقت آتا ہے
تو شاعرانِ دل افگار کا غیور قلم
مجاہدانِ جری کے رجز سناتا ہے

جلیں گے ساتھ سبھی کیمیا سبھی ہوں گے
اور اب جو آگ لگی ہے مرے دیاروں میں
تو اس بلا سے نبرد آزما سبھی ہوں گے
سپاہیوں کے علم ہوں کہ شاعروں کے قلم
مرے وطن تیرے درد آشنا سبھی ہوں گے

allurdubooks.blogspot.com

Engr. Faraz Akram

اے مری ارضِ وطن!

اے مری ارضِ وطن، پھر تری دہلیز پہ میں
یوں نگوں سار کھڑا ہوں کوئی مجرم جیسے
آنکھ بے اشک ہے برسے ہوئے بادل کی طرح
ذہن بے رنگ ہے اُجڑا ہوا موسم جیسے
سانس لیتے ہوئے اِس طرح لرز جاتا ہوں
اپنے ہی ظلم سے کانپ اُٹھتا ہے ظالم جیسے

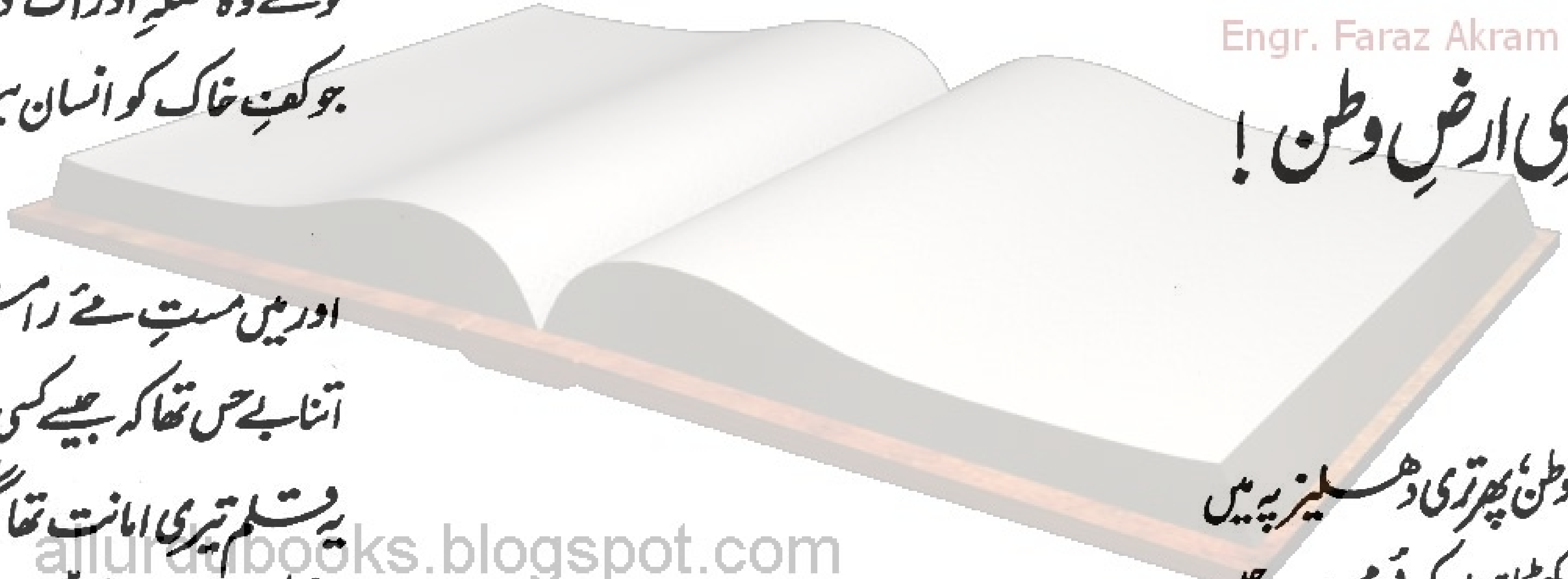

تو نے بخشا تھا مرے فن کو وہ اعجاز کہ جو
سنگِ خارا کو دھڑکنے کی ادا دیتا ہے
تو نے وہ سحر مرے حرفِ نوا کو بخشا
جو دلِ قطرہ میں قلزم کو چھپا دیتا ہے
تو نے وہ شعلۂ ادراک دیا تھا مجھ کو
جو کفِ خاک کو انسان بنا دیتا ہے

اور میں مستِ مئے رامش و رنگِ ہستی
اتنا بے حس تھا کہ جیسے کسی قاتل کا ضمیر
یہ قلم تیری امانت تھا مگر کس کو ملا؟
جو لُٹا دیتا ہے نشّے میں سلف کی جاگیر
جیسے میزانِ عدالت کسی کج فہم کے پاس
جیسے دیوانے کے ہاتھوں میں برہنہ شمشیر

allurdubooks.blogspot.com

تجھ پہ ظلمات کی گھنگھور گھٹا چھائی تھی
اور میں چپ تھا کہ روشن ہے مرے گھر کا چراغ
تیرے میخانے پہ کیا کیا نہ قیامت ٹوٹی
اور میں خوش تھا سلامت ہے ابھی میرا ایاغ
میں نے اپنے ہی گنہگار بدن کو چوما
گرچہ جویائے محبت تھے ترے جسم کے داغ

Engr. Faraz Akram

جلوۂ ذات میں آئینے جڑے تھے اتنے
کہ میں مجبور تھا گر محوِ خود آرائی تھا
تیری روتی ہوئی مٹی پہ نظر کیا جمتی
کہ میں ہنستے ہوئے جلووں کا تمنّائی تھا
ایک پل آنکھ اُٹھائی بھی اگر تیری طرف
میں بھی اوروں کی طرح صرف تماشائی تھا

اور اب خواب سے چونکا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں
ایک اِک حرف مرا تیرِ ملامت ہے مجھے
تُو اگر ہے تو مرا فن بھی مری ذات بھی ہے
ورنہ یہ شامِ طرب صبحِ قیامت ہے مجھے
میری آواز کے دُکھ سے مجھے پہچان ذرا
میں تو کہہ بھی نہ سکوں کتنی ندامت ہے مجھے

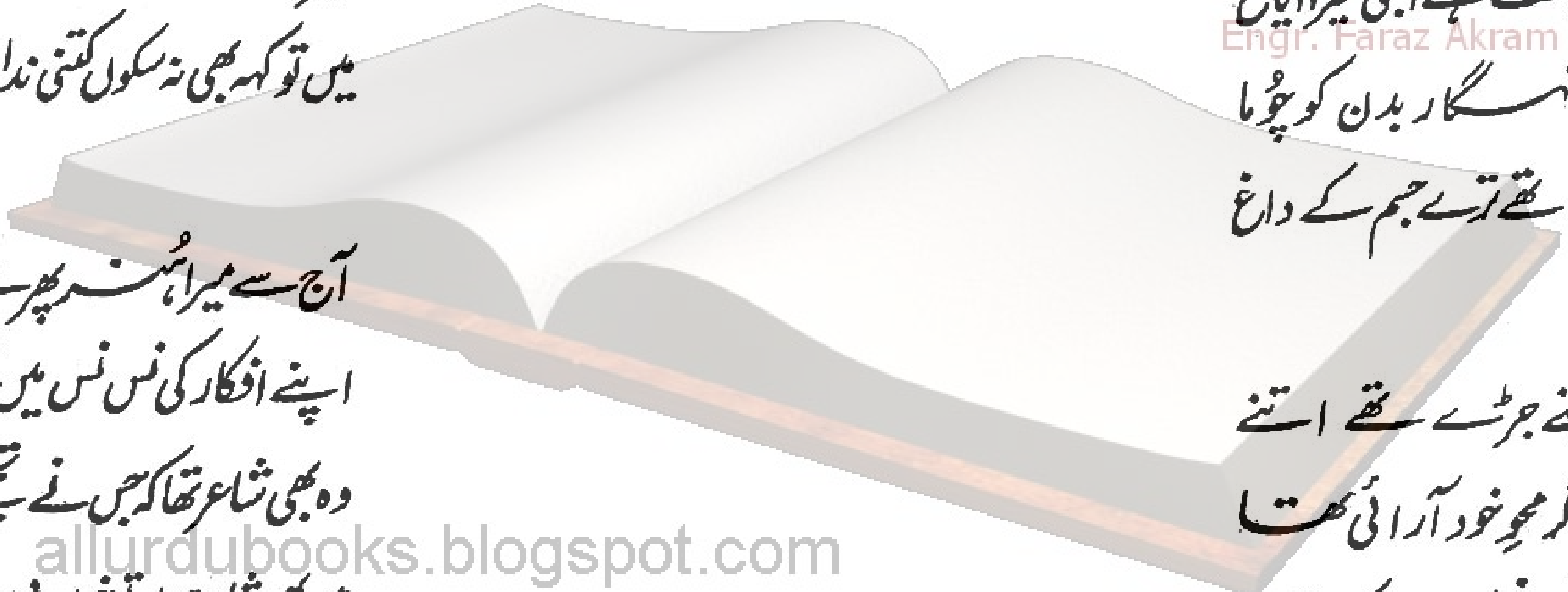

آج سے میرا ہُنر پھر سے اثاثہ ہے ترا
اپنے افکار کی نس نس میں اُتاروں گا تجھے
وہ بھی شاعر تھا کہ جس نے تجھے تخلیق کیا
میں بھی شاعر ہوں تو خوں دے کے سنواروں گا تجھے
اے مری ارضِ وطن اے مری جاں اے مرے فن
جب تلک تابِ تکلّم ہے پکاروں گا تجھے

allurdubooks.blogspot.com

Engr. Faraz Akram

میں کیوں اُداس نہیں

لہولہان مرے شہر میرے یار شہید
مگر یہ کیا کہ مری آنکھ ڈبڈبائی نہیں
نظر کے زخم جگر تک پہنچ نہیں پائے
کہ مجھ کو منزلِ اظہار تک رسائی نہیں
میں کیا کہوں کہ پشاور سے چاٹگام تک
مرے دیار نہیں تھے کہ میرے بھائی نہیں

وہی ہوں میں مرا دل بھی وہی جنوں بھی وہی
کسی پہ تیر چلے جاں فگار اپنی ہو
وہ ہیروشیما ہو، ویتنام ہو کہ بٹ مالو*
کہیں بھی ظلم ہو آنکھ اشکبار اپنی ہو
یہی ہے فن کا تقاضا یہی مزاج اپنا
متاعِ درد سبھی پر نثار اپنی ہو

نہیں کہ درد نے پتھر بنا دیا ہے مجھے
نہ یہ کہ آتشِ احساس سرد ہے میری
نہیں کہ خونِ جگر سے تہی ہے میرا قلم
نہ یہ کہ لوحِ وفا برگِ زرد ہے میری
allurdubooks.blogspot.com
گواہ ہیں مرے احباب میرے شعر ثبوت
کہ منزلِ رسن و دار گرد ہے میری

* کشمیر کا ایک قصبہ

بجا کہ امن کے بربط اُٹھائے آج تلک
ہمیشہ گیت محبت کے گائے ہیں میں نے
عزیز ہے مجھے معصوم صورتوں کی ہنسی
بجا کہ پیار کے نغمے سنائے ہیں میں نے
چھڑک کے اپنا لہو اپنے آنسوؤں کی پھوار
ہمیشہ جنگ کے شعلے بجھائے ہیں میں نے

Engr. Faraz Akram

میں سنگدل ہوں نہ بیگانۂ وفا یارو
نہ یہ کہ میں ہوں کسی خوابِ زار میں کھویا
تمھیں خبر ہے کہ دل پر خراش جب بھی لگے
تو بند رہ نہیں سکتا مرا لبِ گویا
وہ مرگِ ہم نفساں پر حزیں نہیں ہے تو کیوں
جو فاطمی و لومبا کی موت پر رویا

دلاورانِ وفا کیش کی شہادت پر
مرا جگر بھی لہو ہے پہ وقفِ یاس نہیں
سیالکوٹ کے مظلوم ساکنوں کے لیے
جز آفریں کے کوئی لفظ میرے پاس نہیں
میں کیسے خطۂ لاہور کے پڑھوں نوحے
یہ شہرِ زندہ دلاں آج بھی اُداس نہیں

جنوں فروغ ہے یار و عدو کی سنگ زنی
ہزار شکر کہ معیارِ عشق پست نہیں
مناؤ جشن کہ روشن ہیں مشعلیں اپنی
دریدہ سر ہیں تو کیا غم شکستہ دست نہیں
مرے وطن کی جبیں پر دمک رہا ہے جو زخم
وہ نقشِ فتح ہے داغِ غمِ شکست نہیں

allurdubooks.blogspot.com

گریز و از صفِ ما ہر کہ مردِ غوغا نیست
کسے کہ کشتہ نشد از قبیلۂ ما نیست

غزل

Engr. Faraz Akram

کب یاروں کو تسلیم نہیں کب کوئی عدو انکاری ہے
اس کوئے طلب میں ہم نے بھی دل نذر کیا جاں واری ہے

جب سازِ سلاسل بجتے تھے ہم اپنے لہو میں سجتے تھے
وہ ریت ابھی تک باقی ہے یہ رسم ابھی تک جاری ہے

کچھ اہلِ ستم کچھ اہلِ حشم مے خانہ گرانے آئے تھے
دہلیز کو چوم کے چھوڑ دیا دیکھا کہ یہ پتھر بھاری ہے

جب پرچمِ جاں لے کر نکلے ہم خاک نشیں مقتل مقتل
اُس وقت سے لے کر آج تلک جلاد پہ ہیبت طاری ہے

زخموں سے بدن گلزار سہی پر اُن کے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

کس زُعم میں تھے اپنے دشمن شاید یہ اُنھیں معلوم نہ تھا
یہ خاکِ وطن ہے جاں اپنی اور جان تو سب کو پیاری ہے

allurdubooks.blogspot.com

اے مرے شہر!

Engr.Faraz Akram

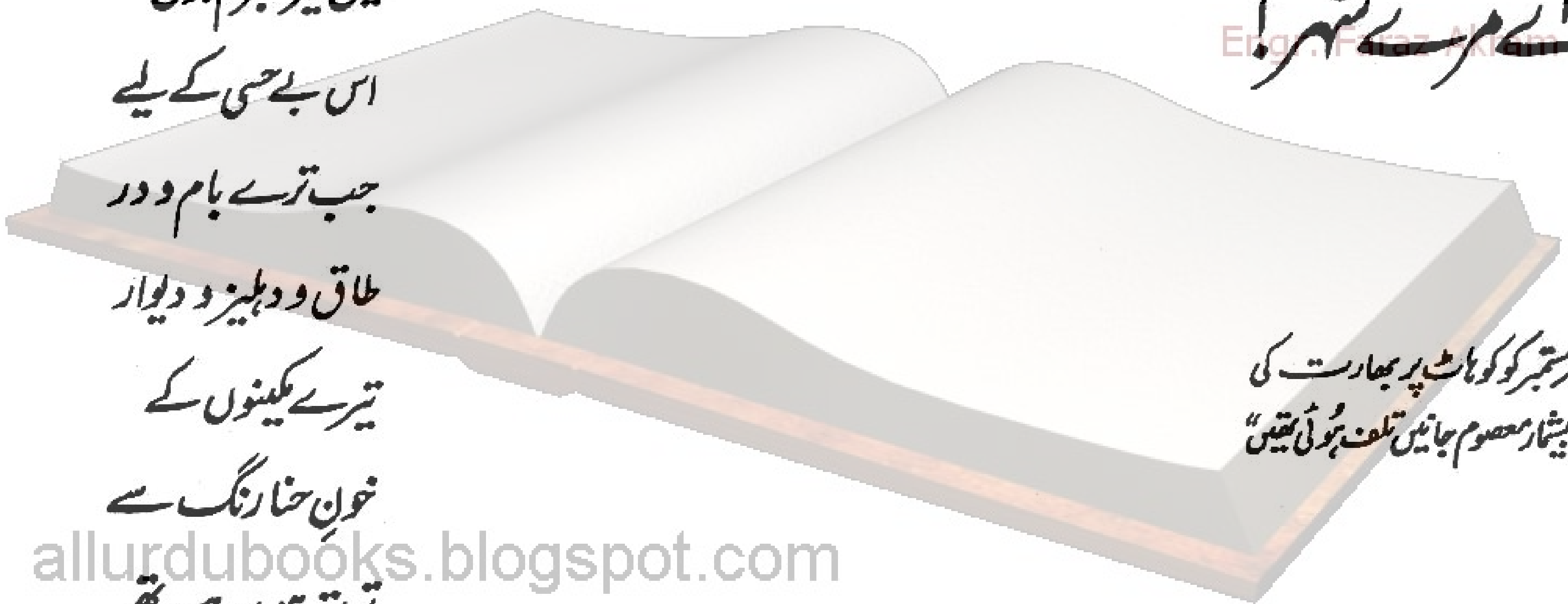

"جنگ ۱۹۶۵ء میں ۱۳ ستمبر کو کوہاٹ پر بھارت کی
وحشیانہ بمباری کی وجہ سے بیشمار معصوم جانیں تلف ہوئی تھیں"

مرے شہر!
میں تجھ سے نادم ہوں
اِس خامشی کے لیے
جب عدو تیری خوابیدہ گلیوں پہ
بھیگی ہوئی رات میں

آگ برسا رہا تھا
میں چپ تھا

مرے شہر!
میں تیرا مجرم ہوں
اس بے حسی کے لیے
جب ترے بام و در
طاق و دہلیز و دیوار
تیرے مکینوں کے
خونِ حنا رنگ سے
تر بتر ہو رہے تھے
تو میں چشم بستہ تھا

allurdubooks.blogspot.com

اے مرے آبا کے مسکن!
میں تیرا گنہگار ہوں

جب ترے آئینہ رنگ چشموں سے
اک جوئے خوں آملی تھی
تو میرے لبوں پر
کوئی حرفِ ماتم نہ آیا
کہ جب تیرے زرتاب خرمن پہ
سفّاک بجلی گری تھی
تو میں تیری جلتی ہوئی کھیتیوں کی طرف
بادلِ چاک و باچشمِ پُرنم نہ آیا

میں شرمندہ ہوں
اے مرے برگزیدہ بزرگوں کی بستی
کہ اِس درد کی فصل میں
ترے فرزند شاعر کی نوکِ قلم پر
ترا اسمِ اعظم نہ آیا

Engr. Faraz Akram

یہ سب کچھ بجا ہے —
یہ سب کچھ بجا ہے
مگر اے مقدّس زمیں !
تیری مٹّی نے جب میری صورت گری کی
تو ورثے میں تُو نے
مجھے ایسا دل دے دیا تھا
جو اپنے دُکھوں کے سمندر نہ دیکھے
مگر دوسروں کے نمِ چشم سے باخبر ہو
مجھے تیری گِل نے وہ احساس بخشا
جو اپنے عزیزوں کی لاشوں پہ
پتھر بنا دم بخود ہو
مگر کاہشِ دیگراں پر
سدا نوحہ گر ہو

مرے شہر!

allurdubooks.blogspot.com

جب تیرے سینے سے
مینارِ خوں اُٹھ رہا تھا
میں اُس وقت
غافل نہیں تھا
میں بے حس نہیں تھا
مگر اُس گھڑی میرا سارا وطن
ظلم کی زد میں تھا
میرا سارا چمن
آگ کی حد میں تھا
ساری دنیا کی مظلومیت، میری آہوں میں تھی
ساری دنیا ہی میری نگاہوں میں تھی
اس سمے
تو ہی تُو تھا
پشاور کا
لاہور کا
اور

Engr. Faraz Akram

بنگال کا نام، کوہاٹ تھا
کاشمیر
کوریا
ہیروشیما کا ویتنام کا نام، کوہاٹ تھا
ساری مظلوم دنیا کے ہر شہر کا نام کوہاٹ تھا

اے مرے شہر!
میرا قلم اپنے کردار پر
تجھ سے نادم سہی
خود سے نادم نہیں
تو مرا شہر ہے
پر مرا شہر تو آج ساری زمیں ہے
فقط تو نہیں ہے

allurdubooks.blogspot.com

Engr. Faraz Akram

نیا کشمیر

میری فردوسِ گل و لالہ و نسریں کی زمیں
تیرے پھولوں کی جوانی ترے باغوں کی بہار
تیرے چشموں کی روانی ترے نظاروں کا حُسن
تیرے کہساروں کی عظمت ترے نغموں کی پھوار
کب سے ہیں شعلہ بداماں و جہنّم بکنار

تیرے سینے پہ محلّات کے ناسوروں نے
تیری شریانوں میں اک زہر سا بھر رکھا ہے
تیرا ماحول تو جنّت سے حسیں تر ہے مگر
تجھ کو دوزخ سے سوا وقت نے کر رکھا ہے
تجھ کو غیروں نے سدا دستِ نگر رکھا ہے

مہ و انجم سے تراشے ہُوئے تیرے باسی
ظلم و ادبار کے شعلوں سے جہاں سوختہ ہیں
قحط و افلاس کے گرداب میں غرقاب عوام
جن سے تقدیر کے ساحل بھی برافروختہ ہیں
سالہا سال سے لب بستہ زباں دوختہ ہیں

allurdubooks.blogspot.com

اُن کی قسمت میں رہی محنت و دریوزہ گری
اور شاہی نے تری خلد کو تاراج کیا
تیرے بیٹوں کا لہو زینتِ ہر قصر بنا
تجھ پہ نمرود کی نسلوں نے سدا راج کیا
ان کا مسلک تھا کہ پامال کیا راج کیا

Engr. Faraz Akram

لیکن اب اے مری شاداب چناروں کی زمیں
انقلابات نئے دور ہیں لانے والے
حشر اُٹھانے کو ہیں اب ظلم کے ایوانوں میں
جن کو کہتا تھا جہاں بوجھ اُٹھانے والے
پھر تجھے ہیں گل و گلزار بنانے والے

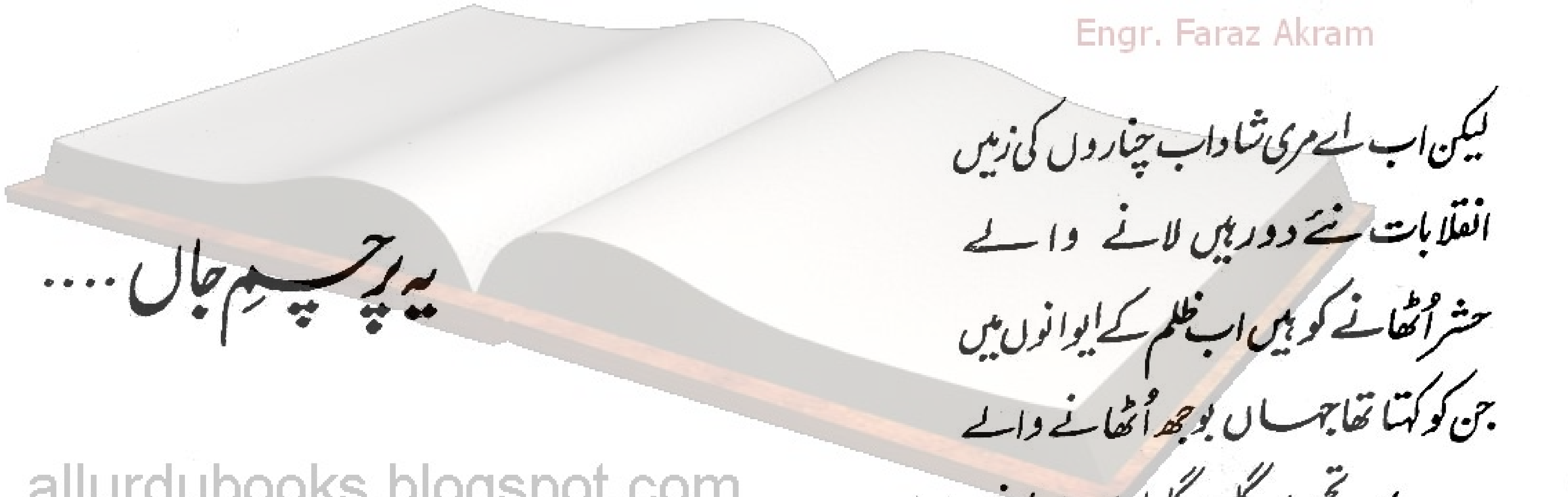

یہ پرچمِ جاں....

allurdubooks.blogspot.com

جنت میں بھڑک رہے تھے شعلے
پھولوں کی جبیں جھلس گئی تھی
شبنم کو ترس گئی تھیں شاخیں
گلزار میں آگ بس گئی تھی

نغموں کا جہاں تھا ریزہ ریزہ
اِک وحشتِ درد کُوبکُو تھی
ہر دل تھا بجھا چراغ گویا
ہر چشمِ طلب لہو لہو تھی

Engr. Faraz Akram

میں اور مرے رفیق برسوں
خاموش و فسردہ دل کھڑے تھے
پر جاں کا زیاں قبول کس کو
منزل کے تو راستے بڑے تھے

لیکن یہ سکوتِ مرگ آسا
تا دیر نہ رہ سکا فضا میں
اِک شور سا چار سمت اُٹھا
کچھ مشعلیں جل اُٹھیں ہوا میں

اک رقصِ جنوں ہُوا ہے جاری
یہ رقصِ جنوں نہ رُک سکے گا
یہ شمعِ نوا نہ بجھ سکے گی
یہ پرچمِ جاں نہ جُھک سکے گا

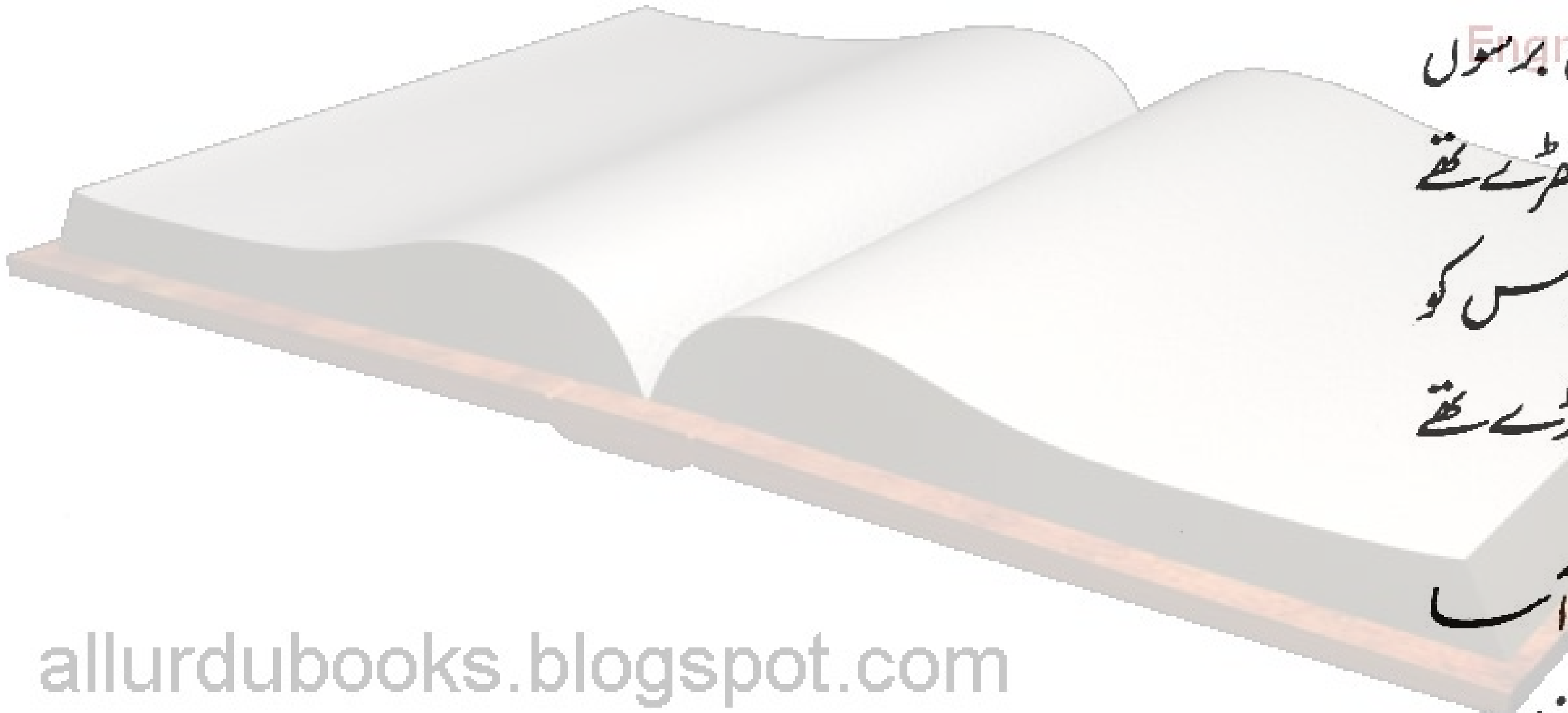

allurdubooks.blogspot.com

چلو پھر ہم صف آرا ہوں

Engr. Faraz Akram

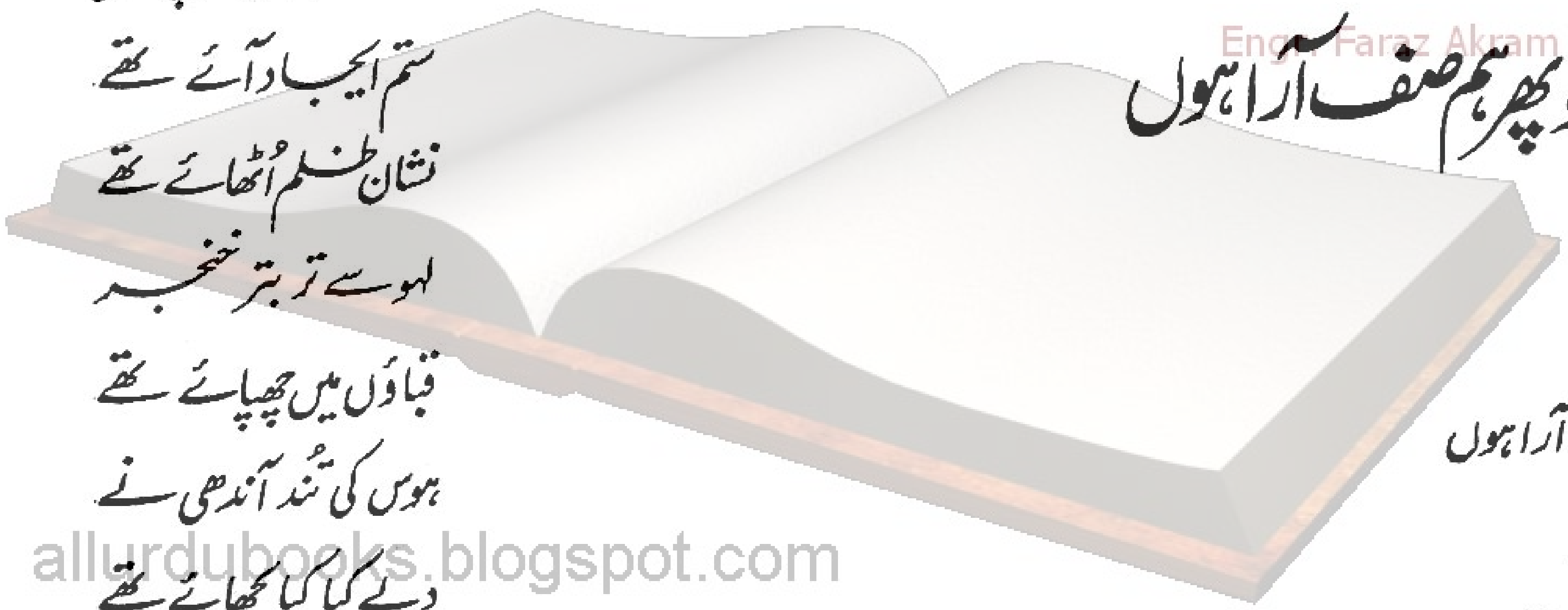

چلو ہم پھر صف آرا ہوں
صف آرا ہوں
کہ دشمن چار سُو آئے
کہ قاتل رُو برو آئے
کہ اُن کے کاسۂ خالی میں
کچھ اپنا لہو آئے

کہ بُجھ جائے ہر اک مشعل
تو ظلمت کُو بکو آئے
کہ اہلِ صدق و ایماں بے سہارا ہوں
چلو ہم پھر صف آرا ہوں
صف آرا ہوں کہ پہلے بھی
ستم ایجاد آئے تھے
نشانِ ظلم اُٹھائے تھے
لہو سے تر بتر خنجر
قباؤں میں چھپائے تھے
ہوس کی تند آندھی نے
دیئے کیا کیا بُجھائے تھے
جو اب دستِ ستم اُٹھے
مثالِ سنگِ خارا ہوں
چلو ہم پھر صف آرا ہوں
صف آرا ہوں کہ پھر آئیں

allurdubooks.blogspot.com

تو قاتل سرنگوں جائیں
پشیمان وزبوں جائیں
گنوا کر اپنے جسم و جاں
بہا کر اپنا خوں جائیں
عدو سفاک ارادوں سے
Engr. Faraz Akram
اگر آئیں تو یوں جائیں
کہ شرمندہ دوبارہ ہوں
چلو ہم پھر صف آرا ہوں

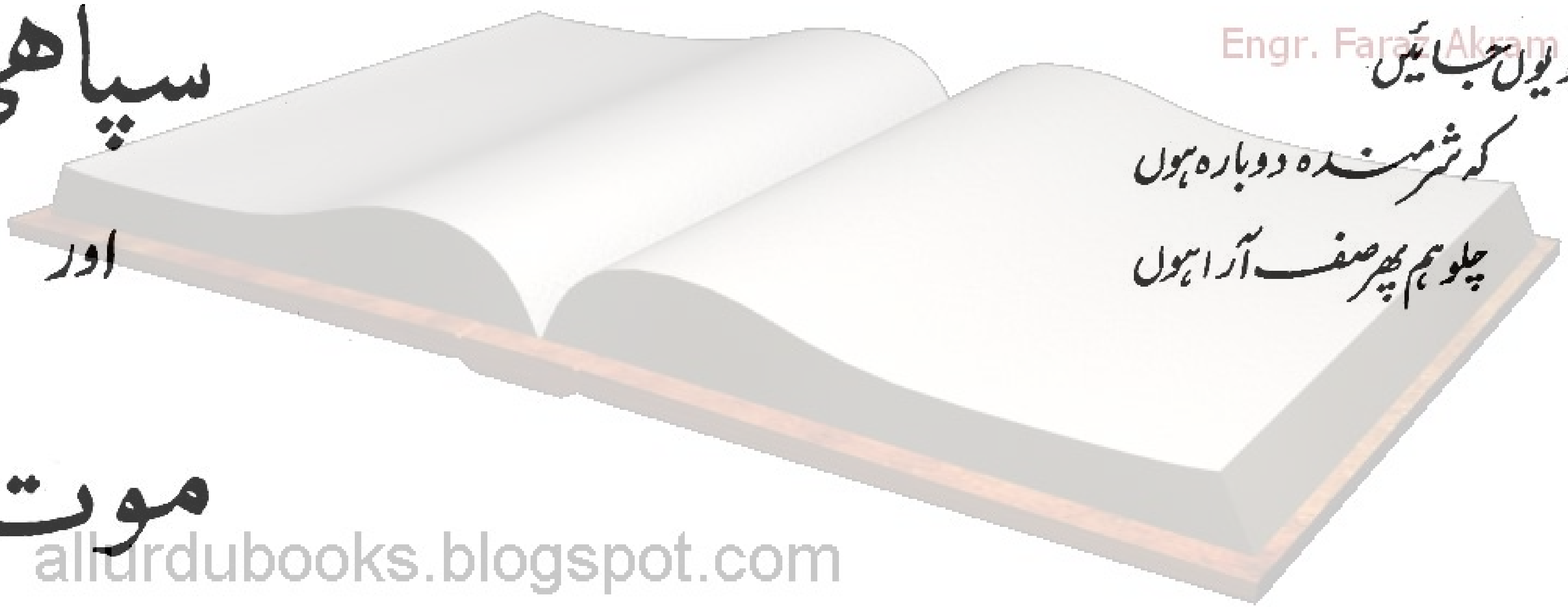

سپاھی

اور

موت

allurdubooks.blogspot.com

Engr. Faraz Akram

کردار:

- زخمی سپاہی
- پہلا سپاہی
- دوسرا سپاہی
- موت

(ہوائی جہازوں کی بمباری ـــ مورچے، لڑائی کا منظر ـــ
آہستہ آہستہ کیمرہ ایک پہاڑ کی طرف رُخ پھیر لیتا ہے جہاں برف
سے ڈھکی چوٹی پر ایک زخمی سپاہی برف میں دبا پڑا ہے۔)

سپاہی : کہاں ہوں۔

allurdubooks.blogspot.com

مرے جسم پر بوجھ کیسا ہے
کیا میں پہاڑوں کے نیچے دبا ہوں
مری سانس کیوں رُک رہی ہے
یہ ٹھنڈک رگ و پے میں کیوں ہے
مرے بازوؤں میں سکت ہے

نہ ہونٹوں میں جنبش کا یارا
نہ آنکھوں میں ہی روشنی ہے
چٹانوں کی صورت گرانبار پلکیں اُٹھانے سے عاری
تو کیا میری بینائی بھی جا چکی ہے ؟
نہ چہرے، نہ منظر
Engr. Faraz Akram
نہ کوئی صدا ہے ؟
یہ کیا ہے ؟
مجھے اپنی آواز بھی اجنبی لگ رہی ہے
فقط دھند ہی دھند
اور برف کے بیکراں سائباں چار سُو ہیں
یہ سکرات کا پل ہے
یا مجھ پہ کابوس سایہ کناں ہے
..... یہ کیا ؟
میرے بازو میں کیوں درد کی لہر اُٹھی
میں زندہ ہوں

لیکن
بدن برف میں دفن ہے
اور چہرہ مرا
زمہریری ہواؤں سے سُن ہو چکا ہے
کسی کو خبر تک نہ ہو گی
کہ میں اِس پہاڑی کی چوٹی پہ زخموں سے چھلنی پڑا ہوں
کوئی مہرباں ہاتھ ..... ہمدرد بازو نہیں ہے
جو اس کرّۂ مرگ سے مجھ کو باہر نکالے

نہ جانے بہادر رفیقوں کے دستے کہاں ہیں
allurdubooks.blogspot.com
تو کیا میں یہاں
کس مپرسی کے عالم میں دم توڑ دوں گا
تو کیا اِس پہاڑی کی چوٹی پہ میرے تجسس میں کوئی
نہ آئے گا
کوئی نہ آئے گا

کوئی .....

موت : مگر میں سپاہی

فقط میں — اجل — موت

ازل سے ابد تک

تری غمگسار اور ساتھی

Engr. Faraz Akram

اکیلے دُکھی بے نواؤں کی واحد مسیحا

کہ جو زندگی کی جفاؤں سے تنگ آ چکے ہوں

کہ جو زندگی کی کڑی اور لمبی مسافت سے اُکتا چکے ہوں

کہ جو زندگی کے سرابوں سے،

پھیلے خرابوں سے گھبرا چکے ہوں

سبھی نامرادوں کو میں نے ہی آخر سہارا دیا ہے

جنھیں زندگی تج گئی ہو

انھیں صرف میں نے گوارا کیا ہے

ادھر آ..... مجھے ہاتھ دے

میں تری آخری چارہ گر ہوں

تری ہمسفر ہوں

تری راہبر ہوں (موت ہاتھ بڑھاتی ہے)

ادھر آ سپاہی - مرے ساتھ چل

یہی وقت ہے

جبکہ تو اک چراغِ سحر کی طرح

رہگزارِ عدم کا مسافر ہے

آ تجھ کو اپنی حفاظت میں

اِس برف کے تند طوفان سے لے چلوں میں

تجھے کیا خبر

کیسی قاتل ہواؤں کے جھکّڑ

allurdubooks.blogspot.com

ہمارے تعاقب میں ہیں

اے سپاہی مرے ساتھ چل

(ہواؤں کا شور)

سپاہی : کون ہے تو۔

اجل

فاختہ !

تجھ کو کس نے پکارا کہ تو
بن بلائے یہاں آ گئی ہے
میں زندہ ہوں
میری نقاہت سے تُو نے یہ سمجھا
کہ میں زندگی سے مفر چاہتا ہوں
مری غیر ہموار سانسوں سے تو نے یہ جانا
کہ میں نزع میں ہوں
پرے ہٹ مرے جسم سے اپنی پرچھائیں کو دُور لے جا

Engr. Faraz Khan

موت : ترا جسم بے حس ہے
اور تیری آنکھوں پہ کہرا جما ہے
تجھے اس کا احساس بھی تو نہیں ہے
کہ تو صرف کہنے کو زندہ ہے
ورنہ اگر تو یہ دیکھے
کہ تیرا لہو کس قدر بہہ چکا ہے
اگر تو یہ دیکھے

کہ یہ لعل و یاقوت
جو تیرے پہلو میں بکھرے پڑے ہیں
ترے ہی لہو کی وہ بوندیں ہیں
جو برف پر جم گئی ہیں
تو جانے
کہ اب زندہ رہنے کی خواہش عبث ہے
چلو میں نے مانا
کہ تجھ میں ابھی زندگی کی رمق ہے
مگر کس قدر
صرف دو چار سانسوں کی مہلت
تری بے بسی اور نقاہت کا یہ حال ہے کہ
ترے زرد رخسار پر برف کی تہہ جمی ہے
مگر تجھ میں اتنی بھی ہمت نہیں ہے
کہ چہرے سے اِس کو کھرچ دے
. . . .
ترے سامنے جو اندھیرے ہیں ان سے نہ ڈر

allurdubooks.blogspot.com

بے خبر
رات بھی دن سے کچھ مختلف تو نہیں ہے

سپاہی : چلو میں نے مانا
مگر تو بتا مجھ سے کیا چاہتی ہے

موت : زیادہ نہیں ۔
صرف اِتنا کہ تُو مان لے
زندگی اک مسلسل اذیّت ہے
تو جس سے تنگ آ چکا ہے

سپاہی : تو .....
تو یوں کہہ کہ میں تیرے آگے سپر ڈال دوں

موت : کیوں نہیں
اور یہ الزام بھی خود پہ لینے کو راضی ہوں میں

سپاہی : دور ہٹ فاحشہ !
زندگی سے مجھے پیار ہے

موت : باؤلے !

Engr. Faraz Akram

اتنا پاگل نہ بن
تو جو مانے تو کیا
اور نہ مانے تو کیا

اب ترے سامنے دوسرا راستہ ہی نہیں
اپنے ہاتھوں کی پیلاہٹیں دیکھ لے
اپنے ہونٹوں کی نیلاہٹیں دیکھ لے
اپنی آنکھوں کی دھندلاہٹیں دیکھ لے
تو جو مانے تو کیا
اور نہ مانے تو کیا

سپاہی : دشمنِ جاں !

allurdubooks.blogspot.com

موت : ضد نہ کر دیکھ

اب تیری منزل
تری رات ہر لمحہ نزدیک تر آ رہی ہے
تری ضد
تیری بیچارگی

کرب و اندوہ کو طول دے گی
جانکنی زندگی تو نہیں
چل مرے ساتھ چل
زندگی کے کڑے مرحلے بھول کر
چل۔

Engr. Faraz Akram

سپاہی : نہیں۔ میں نہیں جاؤں گا
میں ترے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا

موت : اپنا دشمن نہ بن
تیرے پیکر میں تیرا لہو منجمد ہو رہا ہے
ترا یخ زدہ جسم
طوفان کی یورشوں سے نہیں بچ سکے گا
ادھر آ تجھے اپنا آنچل اوڑھا دوں
جو تجھ کو قیامت تلک گرم رکھے گا
او ناسمجھ نوجواں
میرے سینے کی حدت

ترے یخ زدہ جسم کو
سرمدی امن بخشے گی
آ تجھ کو اپنے گلے سے لگا لوں
یقیں کر!
کہ تو کربناکی کی شدّت سے نالہ کناں ہے
تری بے کسی اور فرماں پذیری
مجھے حوصلہ دے رہی ہے

سپاہی : فریبی!
مجھے اپنی حیلہ گری اور مکّاریوں سے
تہِ دام لانے کی کوشش نہ کر

allurdubooks.blogspot.com

کذب گو
میں تو سردی کی شدّت سے بیکل ہوں
تجھ سے تو خائف نہیں۔

موت : خواہ آنسو خوشی کے ہوں یا کرب کے
ایک ہی بات ہے

بے خبر!

شام ڈھلنے کو ہے

اور میدان میں

شب کی پرچھائیاں خیمہ زن ہو رہی ہیں

کسے کیا خبر ہے

Engr. Faraz Akram

کہ تو

اِس پہاڑی پہ گھائل پڑا ہے

تری کھوج پہلے تو مشکل ہے

اور اتفاقاً اگر تیرے ساتھی

تجھے ڈھونڈ بھی لیں

تو حاصل؟

تجھے کیا سکوں مل سکے گا؟

اگر تو کوئی روز تک اور زندہ رہا بھی تو کیا

پھر سے دُنیا کے دُکھ

زندگانی کے جنجال تیرا تعاقب کریں گے

تری بہتری ہے اسی میں

کہ بے حیل و حجّت

یہاں پُرسکوں موت مرجا

سپاہی: ریاکار!

تو اپنی عیّاریوں سے مجھے دام میں پھانسنا چاہتی ہے

میں زندہ رہا ہوں

میں زندہ ہوں

زندہ رہوں گا

مجھے تُو ہراساں نہیں کر سکے گی

ابھی مجھ کو جینا ہے

allurdubooks.blogspot.com

موت: اگر تو جیا بھی تو پھر کیا؟

تجھے زندگانی کے بارے میں خوش فہمیاں ہیں

اگر تو جیا بھی

تو کیا تو سمجھتا ہے

اِس زندگی سے محبت کرے گا

جو ٹھٹھرن ہے ذلت ہے بیچارگی ہے

ذرا سوچ اے بے خبر

زندگی بسترِ گُل نہیں

پھر ذرا سوچ

سپاہی : کیا سوچنا

Engr.Faraz Akram

میں تو ہستی کے ہر زیر و بم سے ہوں واقف

مگر تو بھلائے ہوئے ہے

کہ یہ جنگ ہے

موت : باؤلے !

میں نے مانا کہ تُو جنگ میں

سرخرُو ہو چکا ہے

وطن کی حفاظت کا حق

جان پر کھیل کر تو ادا کر چکا ہے

مگر تجھ کو اِک مرتبہ اپنے گھر اور عزیزوں کے دُکھ پھر سے تڑپائیں گے

سب زمانے کے غم تجھ کو کھا جائیں گے

سپاہی : جبھی تو مجھے اس قدر بے کلی ہے

کہ میں حملہ آور غنیموں کو جلدی ٹھکانے لگا لوں

تو پھر گھر کو جاؤں

مرے گھر کی دہلیز ہر دم مری منتظر ہے

موت : بجا ہے

اگر گھر ترا منتظر ہو

اگر تیرے گھر کے در و بام باقی رہے ہوں ؟

اگر صرف اینٹوں کے انبار اور راکھ کے ڈھیر گھر ہیں

تو پھر وہ ترے منتظر ہیں

allurdubooks.blogspot.com

(قہقہہ)

کھنڈر چاروں جانب کھنڈر ہیں ۔

سپاہی : تو پھر کیا ؟

مرے بازوؤں میں توانائی ہے

میرے کندھوں سے بندوق اُترے تو پھر میرے بازو
کدالوں کے اور بیلچوں کے رفیقِ سفر ہیں
سپاہی خرابوں کو تعمیر کرتا رہا ہے

موت : زمیں جل چکی ہے

سپاہی : میں پہلے بھی ویران خطوں کو زرخیزیاں دے چکا ہوں

Engr. Faraz Akram

موت : مگر اب یہ ممکن نہیں ہے
کہ پانی کے چشمے ۔ کنویں اور نہریں
بموں کی لگاتار بارش سے اب خشک اور بے نشاں ہو چکے ہیں
درانتی ۔ ہتھوڑے ۔ سلاخیں ۔ کدالوں کے پھل اور
ہل ۔ گویا سب تیرے اوزار ۔ ہتھیار ٹُوٹ مُڑ چکے ہیں

سپاہی : مگر تا بکے
میں سپاہی ہوں
گر بخت نے یاوری کی
اور اک بار میرے قدم
اپنے شہروں میں پہنچے

تو پھر سے
یہ مسمار گھر
منہدم کارخانے
جلی کھیتیاں
اور خاموش بازار
یوں جی اُٹھیں گے
کہ جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں تھا

موت : بجا
پر یہ اُس وقت ممکن ہے

سپاہی : لیکن .....

allurdubooks.blogspot.com

موت : ٹھہر تو مری بات سُن
یہ تو اُس وقت ممکن ہے جب
تیرے بازو سلامت ہوں اور جسم کا کوئی حصہ نہ بیکار ہو
مگر ایسے عالم میں بھی

تیری خوش فہمیاں تجھ کو بہکا رہی ہیں
ہلاکت کی آندھی ترے جسم کا ریزہ ریزہ اُڑانے کو پر تولتی ہے
ابھی وقت ہے سوچ لے ۔

سپاہی : (ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اپنے آپ سے) تو کیا کوئی قوت بھی
ایسی نہیں ہے

Engr. Faraz Akram

کہ جو موت کے زعم و پندار کو چُور کر دے
کوئی ایسی صورت نہیں
جس سے میں قلعۂ مرگ کو منہدم کر سکوں
نہیں ..... آج تک موت پر کس کو قدرت ملی
اگر یُونہی ہوتا رہا ہے
تو پھر کیوں نہ میں خود کو اس کے حوالے ہی کر دوں
کشاکش کا حاصل ؟
فقط نزع کا طول — اور پھر
ہزیمت، شکستِ نفس

(موت کی طرف دیکھتے ہوئے)

موت !
میں صرف اِک شرط پر زندگی کی متاعِ گراں تیرے قبضے میں دینے کو
تیار ہوں

موت : شرط !
(قہقہہ لگاتی ہے)
بھلا موت سے بھی کسی نے کوئی شرط منوائی ہے ؟

سپاہی : جانتا ہوں کہ میں
دوسروں سے کسی طرح بہتر نہیں ہوں
اگر آج تک کوئی تجھ سے نہ جیتا
تو مجھ کو بھی مرنے میں پھر عذر کیوں ہو
مگر دشمنِ زندگی
صرف اک شرط پر

allurdubooks.blogspot.com

موت : کونسی شرط ؟

سپاہی : بس یہ کہ جب جنگ کا خاتمہ ہو تو اک روز کے واسطے تو مجھے چھوڑ دے گی

بس اک روز کے واسطے

تاکہ میں اپنے غازی رفیقوں کی صف میں کھڑا،

فتح کے گیت گاؤں

ظفر مند پرچم کھلے تو

سلامی کی تقریب میں

Engr. Faraz Akram

دو سمے جاں نثاروں کے ہمراہ میں بھی کھڑا ہوں

مرے کان بھی یومِ نصرت کی توپوں کی گونجار سے گونج اُٹھیں گے

اور اُس وقت

جب فتح و نصرت کے نغمات سے

سرزمینِ وطن کی فضا رقص میں ہو

میں عجلت سے گھر جا کے دیکھوں

وہ محبوب چہرے

جو میرے لیے اپنی آنکھوں میں خوشیوں کے آنسو تو

ہاتھوں میں پھولوں کے کنٹھے لیے راستوں پر مرے منتظر ہوں

مرے گاؤں والے

مرے یار احباب مجھ کو

ظفر مند پرچم کی مانند اُٹھا لیں .....

اور میں

ان کے اِس خیر مقدم کو

مغرور آنکھوں کی چپ مسکراہٹ سے، دیکھوں

فقط اِس قدر

اے مری مسکراہٹ کی دشمن!

موت: نہیں تیری یہ شرط ناقابلِ اعتنا ہے

سپاہی: تو پھر جیوا!

دُور ہو — میں سپاہی ہوں

اور زندگی کی چمکتی دہکتی ہوئی آگ میرے بدن میں ابھی ہے

allurdubooks.blogspot.com

میں زندہ ہوں — زندہ رہوں گا

موت: مگر کب تلک

سپاہی: جب تلک میری آواز میں زندگی کی لپک ہے

مرا دل دھڑکتا رہے گا

موت : مگر تابکے

سپاہی : تابکے ؟

جب تلک یہ مرا یخ زدہ جسم اِن آسمانوں کی مانند نیلا نہ ہو جائے

میں

اِس پہاڑی کی چوٹی پہ دم توڑ دوں گا

مگر تیرے آگے نہ ہرگز جھکوں گا

یہ ممکن نہیں ہے

کہ میں تیرے آگے سپر ڈال دوں

موت : حوصلہ ! حوصلہ !

اے سپاہی یہ جذباتیت بے اثر اور عبث ہے

اگر مجھ سے تُو ہار تسلیم کر لے

تو یہ زندگی کے اُسی ضابطے ہی کی تائید ہو گی

جو روزِ ازل سے ابد تک رہا ہے

رہے گا

نہ اِس سے زیادہ نہ کمتر

Engr. Faraz Akram

نہ اس سے زیادہ نہ کمتر

(قدموں کی چاپ سنائی دینے لگتی ہے

کچھ دور سپاہیوں کے چہرے جن میں

سے ایک کے کندھے پر برف ہٹانے والی

کدال اور دوسرے کے کندھے پر تہ کیا

سٹریچر دھرا ہے -)

سپاہی : ٹھہر !

مرے ہی رفیقوں کے قدموں کی مانوس آواز میری طرف

بڑھ رہی ہے عجب کیا کہ یہ زخمیوں کے تجسس میں ہی

آ رہے ہوں

موت : کہاں بے وقوف

سپاہی : اُس طرف

موت : (دیوانہ وار ہنستی ہے — قدموں کی چاپ قریب تر آجاتی ہے)

باؤلے یہ جماعت تو وہ ہے جو لاشیں ٹھکانے لگاتی ہے

سُن تو !

allurdubooks.blogspot.com

(کدالوں اور بیلچوں کے کھڑکنے کی آواز)

یہ تیرے درماں نہیں گورکن ہیں

سپاہی: وہ کچھ بھی ہوں زندہ تو ہیں اور زندوں کے دشمن نہیں

یہ مرے شیر دل ہموطن ہیں

(کیمرہ بلندی سے گھاٹی پر مرکوز ہوتا ہے)

Engr. Faraz Akram

پہلا سپاہی: بہت تھک گئے

اِس پہاڑی پہ چڑھنا غضب تھا

دوسرا سپاہی: یہاں چند سانسوں کو ستانے کے بعد

آگے بڑھیں گے

کہ اب اور چلنے کی طاقت نہیں ہے

پہلا سپاہی: تھکن سے مری ہڈیاں

ریزہ ریزہ ہوئی جا رہی ہیں

پہلا: ترے پاس کھانے کو ہے کچھ؟

دوسرا: کہاں - چند سگریٹ بچے ہیں - اگر تم.....

پہلا: غنیمت ہے یہ بھی - قیامت کی سردی ہے -

دوسرا: چائے پیو گے؟ اُبلتی ہوئی گرم چائے پہ بالائی کی تہہ

جمی ہو تو کیسی رہے گی

پہلا: چلو اک پیالہ - نہیں دو سہی

دوسرا: یہاں کون زخمی ملے گا؟

(دونوں ہنستے ہیں)

پہلا: تصور کی جادوگری خوب ہے

دوسرا: ہاں خیالی پلاؤ کی خوشبو سے بھی کچھ تسلی ہوئی ہے

(سپاہی کے کراہنے کی آواز آتی ہے)

سپاہی: میں زندہ ہوں - زندہ ہوں

اِس بدنفس کو مرے سامنے سے ہٹاؤ

allurdubooks.blogspot.com

یہ ظالم چڑیل

اپنے بازو پسارے

نہ معلوم کب سے مری گھات میں ہے

میں زندہ ہوں

زندہ ہوں مجھ کو بچا لو

پہلا سپاہی : سنو جیسے کوئی یہیں پاس ہی ہو

دوسرا سپاہی : ترا واہمہ ہے ۔ یہاں کون ہوگا

سپاہی : مرے پاس آؤ رفیقو

مرے سر پہ یہ بے حیا گدھ کی مانند منڈلا رہی ہے

پہلا سپاہی : سُنی تم نے آواز؟

Engr. Faraz Akram

دوسرا سپاہی : ہاں وہ ..... اُدھر ۔ برف میں

دفن لاشہ

پہلا سپاہی : چلو ۔ بیلچہ لو ۔ وہ زندہ ہے

دوسرا سپاہی : حیرت

اگر اس جگہ لاش ہوتی تو میں اتنا حیراں نہ ہوتا

مگر ایک زندہ سپاہی

یہاں معجزہ ہے

پہلا سپاہی : تو جلدی کرو ۔ رات ہونے کو ہے

(دونوں سپاہی زخمی سپاہی

کے قریب آجاتے ہیں)

دوسرا سپاہی : (چھوتے ہوئے) واقعی اس میں جاں

ہے ابھی

سنو تم میں اتنی سکت ہے

کہ اِس کو اُٹھا کر ہم اپنے ٹھکانے تلک جا سکیں

پہلا سپاہی : اگرچہ تھکن سے مری ہڈیاں کڑکڑانے لگی ہیں

مگر اِس سپاہی کو دستِ اجل سے بچانا مقدم ہے

آؤ اِسے ہاتھ دیں

دوسرا سپاہی : اچھا ہُوا ہم اِدھر آ گئے

ورنہ اِس باد و باراں کے طوفاں میں زخموں سے گھائل

مجاہد کبھی بچ نہ سکتا

شہیدوں کی فہرست میں یہ بھی ہوتا ۔

allurdubooks.blogspot.com

پہلا سپاہی : بس اب وقت ضائع نہ ہو

بیلچے سے تہیں برف کی تم ہٹاؤ

میں اتنے میں کوئی دوا دیکھتا ہوں

دوسرا سپاہی : خدایا ۔ ! ذرا اِس کے یخ جسم کو چھو

کے دیکھو

پہلا سپاہی : نامعلوم یہ اب تلک کیسے زندہ بچا ہے

موت : (اپنے آپ سے) یہ کچھ بھی کریں۔ میرے چنگل سے
اس کو نہیں چھین سکتے

Engr. Faraz Akram

یہ نخچیر میرا ہے۔ میں اس کو جانے نہ دوں گی
یہ ہمدرد
دو چار سانسوں کے ساتھی
اِسے راہ میں پھینک جائیں گے یا خود بھی بھوک اور تھکن
ہی سے دم توڑ دیں گے
میں اِن کا تعاقب کروں گی
میں اِن کا تعاقب کروں گی
یہ نخچیر میرا ہے
میرا ہے
میرا ہے

(دونوں سپاہی اِدھر اُدھر سے برف ہٹاتے
ہیں اور زخمی سپاہی کو اُٹھا کر کندھے پر
ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہوا کا شور
اور برف باری کی شدت بڑھ جاتی ہے۔)

پہلا سپاہی : ذرا ہاتھ دو تا کہ میں اِس کو کندھے پر آرام سے
ڈال لوں
سپاہی کا ہمدرد ساتھی سپاہی ہی ہوتا ہے۔ آؤ ذرا تم اِدھر سے

(زخمی سپاہی کراہتا ہے)

زخمی سپاہی : مرے ساتھیو! تم کو تکلیف ہوگی
یہ رستہ اندھیرا ہے اور پُر خطر ہے
ذرا دیکھ کر .....
میرا کیا ہے کہ میں تو
فقط چند سانسوں کا مہمان ہوں .....
پر تمہارے لیے زندگی کے مہ و سال کی بے کراں
وادیاں ہیں

allurdubooks.blogspot.com

پہلا سپاہی : نہیں تم سلامت رہو گے ۔ ہمارے وطن کے سپاہی
کہ اب زندگی سے اور محفوظ رستے پہ تم گامزن ہو چکے ہو

(چلنے لگتے ہیں)

زخمی سپاہی : مگر ظلمتوں سے سبھی راستے ڈھک چکے ہیں
یہ گھاٹی نہایت خطرناک ہے

Engr. Faraz Akram

اپنی جانیں مری زندگی کے لیے مت گنواؤ

دوسرا سپاہی : یہی زندگی ہے ۔ سپاہی ہمیشہ سپاہی ہی رہتا ہے
اِس کے لیے ہی خطرناک رستے بنے ہیں
ہماری مسرت یہی ہے
کہ ہم تم کو زندہ سلامت ۔ گجردم وہاں لے چلیں
جس جگہ اس مقدس زمینِ وطن کے زن و مرد ۔
پیر و جواں
یومِ نصرت کے موقع پہ غازی سپوتوں کو
فخر و عقیدت سے دیکھیں گے ۔
توپوں کی گونج میں ان بہادر جوانوں پہ

تکریم کے پھول برسیں گے
جو جنگ سے سرخرو ہو کے آئے

زخمی سپاہی : مرے واسطے اِس سے بڑھ کر کوئی بھی
تمنا نہیں ہے
کہ میں بھی وہاں ہوں
مگر دوستو
چند لمحے تو سستا بھی لو ۔ تم بہت تھک چکے ہو

پہلا سپاہی : تھکن ؟
تم ہماری نہ پروا کرو
ایک بے جان لاشے کو دو گام بھی کھینچنا سخت اذیت ہے

allurdubooks.blogspot.com

پر ایک زندہ سپاہی کو کندھوں پہ ڈالے اگر سینکڑوں میل کا
بھی سفر ہو تو کچھ بھی نہیں

دوسرا سپاہی : اور سپاہی اگر یوں تھکے تو سپاہی نہیں

پہلا سپاہی : ہوائیں بہت سرد ہیں اور تمھارے ٹھٹھرتے
ہوئے ہاتھ ..... اُف کس قدر یخ زدہ ہیں

یہ دستانے لو —— میرے ہاتھوں میں کافی حرارت ہے

زخمی سپاہی : لیکن

دوسرا سپاہی : سنو! یہ تکلف کا موقع نہیں

پہلا سپاہی : بس یہ ڈھلوان اب ختم ہونے کو ہے
اور ہم اپنی منزل کے نزدیک تر آچکے ہیں

موت : یہ مخلوق کیسی ہے

Engr. Faraz Akram

اک دوسرے سے اِنہیں کس قدر اُنس ہے
یہ مجھے مات دے کر
"اُسے"
میرے نخچیر کو
مجھ سے چھیننے لیے جارہے ہیں
یہ کیسے سپاہی ہیں کتنے نڈر ہیں
کہ میں تھک گئی
اور یہ جارہے ہیں
مجھے مات دے کر

مجھے مات دے کر
مجھے مات دے کر

(موت منہ کے بل گر پڑتی ہے)

خیال : ترادوسکی

allurdubooks.blogspot.com

Engr. Faraz Akram

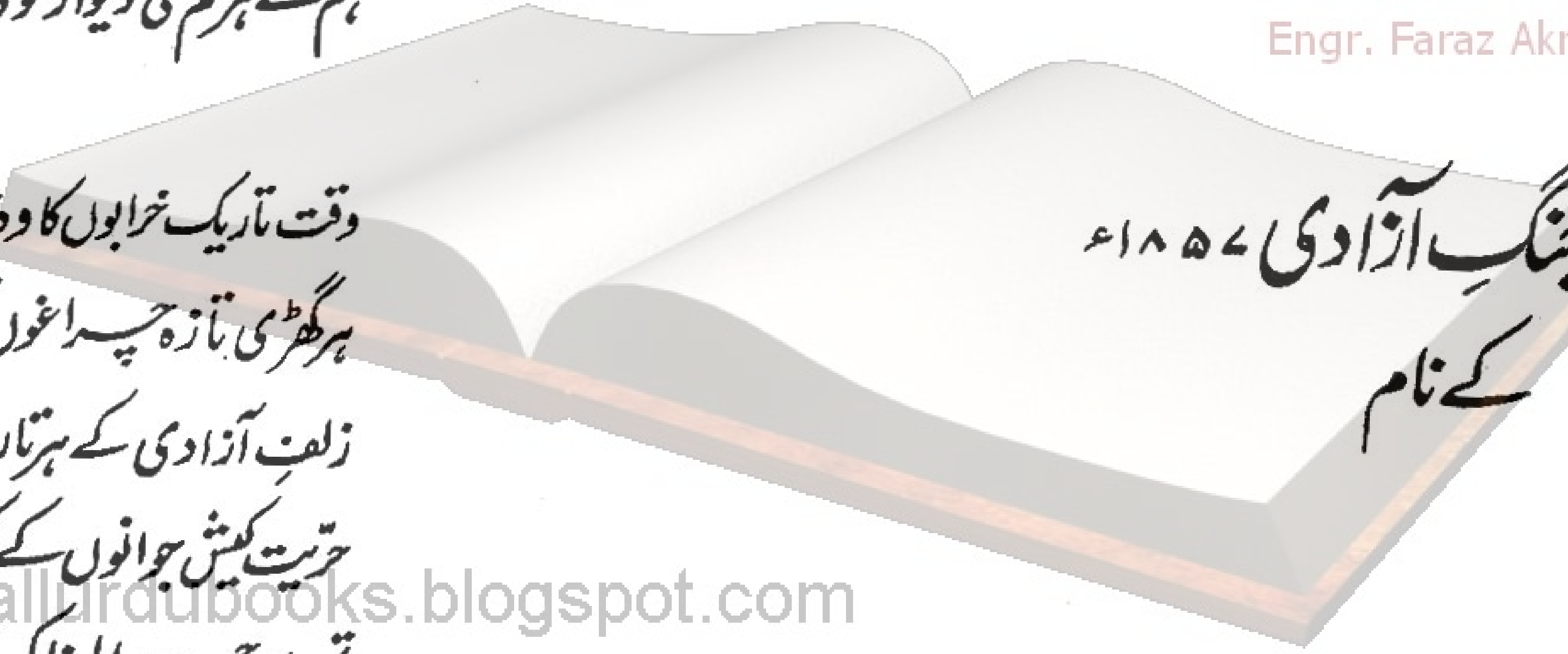

شہدائے جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء
کے نام

تم نے جس دن کے لیے اپنے جگر چاک کیے
سو برس بعد سہی دن تو وہ آیا آخر
تم نے جس دشتِ تمنّا کو لہو سے سینچا
ہم نے اُس کو گل و گلزار بنایا آخر

نسل در نسل رہی جہدِ مسلسل کی تڑپ
ایک اِک بُوند نے طوفان اُٹھایا آخر
تم نے اک ضرب لگائی تھی حصارِ شب پر
ہم نے ہر ظلم کی دیوار کو ڈھایا آخر

وقت تاریک خرابوں کا وہ عفریت ہے جو
ہر گھڑی تازہ چراغوں کا لہو پیتا ہے
زلفِ آزادی کے ہر تار سے زلفِ ایّام
حرّیت کیش جوانوں کے کفن سیتا ہے
allurdubooks.blogspot.com
تم سے جس دورِ الم ناک کا آغاز ہُوا
ہم پہ وہ عہدِ ستم ایک صدی بیتا ہے
تم نے جو جنگ لڑی ننگِ وطن کی خاطر
مانا اس جنگ میں تم ہارے عدو جیتا ہے

لیکن اے جذبِ مقدّس کے شہیدانِ عظیم
کل کی ہار اپنے لیے جیت کی تمہید بنی
ہم صلیبوں پہ چڑھے زندہ گڑے پھر بھی بڑھے
وادیٔ مرگ بھی منزل گہِ اُمّید بنی
ہاتھ کٹتے رہے پر مشعلیں تابندہ رہیں
رسم جو تم سے چلی باعثِ تقلید بنی
شب کے سفّاک خداؤں کو خبر ہو کہ نہ ہو
جو کرن قتل ہوئی شعلۂ خورشید بنی

Engr. Faraz Akram

ترانہ

مرا بدن لہو لہو
مرا وطن لہو لہو
مگر عظیم تر
یہ میری ارض پاک ہو گئی
اسی لہو سے
سرخرو
وطن کی خاک ہو گئی
مرا بدن لہو لہو

allurdubooks.blogspot.com

بُجھا جو اِک دیا یہاں
تو روشنی کے کارواں
رواں دواں رواں دواں
وفا کی مشعلیں لیے نکل پڑے
یہ سرفروش جانثار چل پڑے
Engr. Faraz Akram
یہاں تلک کہ ظلم کی
فصیل چاک ہو گئی
عظیم تر یہ ارضِ پاک ہو گئی
مرا بدن لہو لہو

غنیم کس گماں میں تھا
کہ اس نے وار کر دیا
اسے خبر نہ تھی ذرا
کہ جب بھی ہم بڑھے
تو پھر رُکے نہیں

یہ سر اُٹھے تو کٹ مرے
مگر جھکے نہیں
اسی ادا سے رزم گاہ تابناک ہو گئی
عظیم تر — یہ ارض پاک ہو گئی

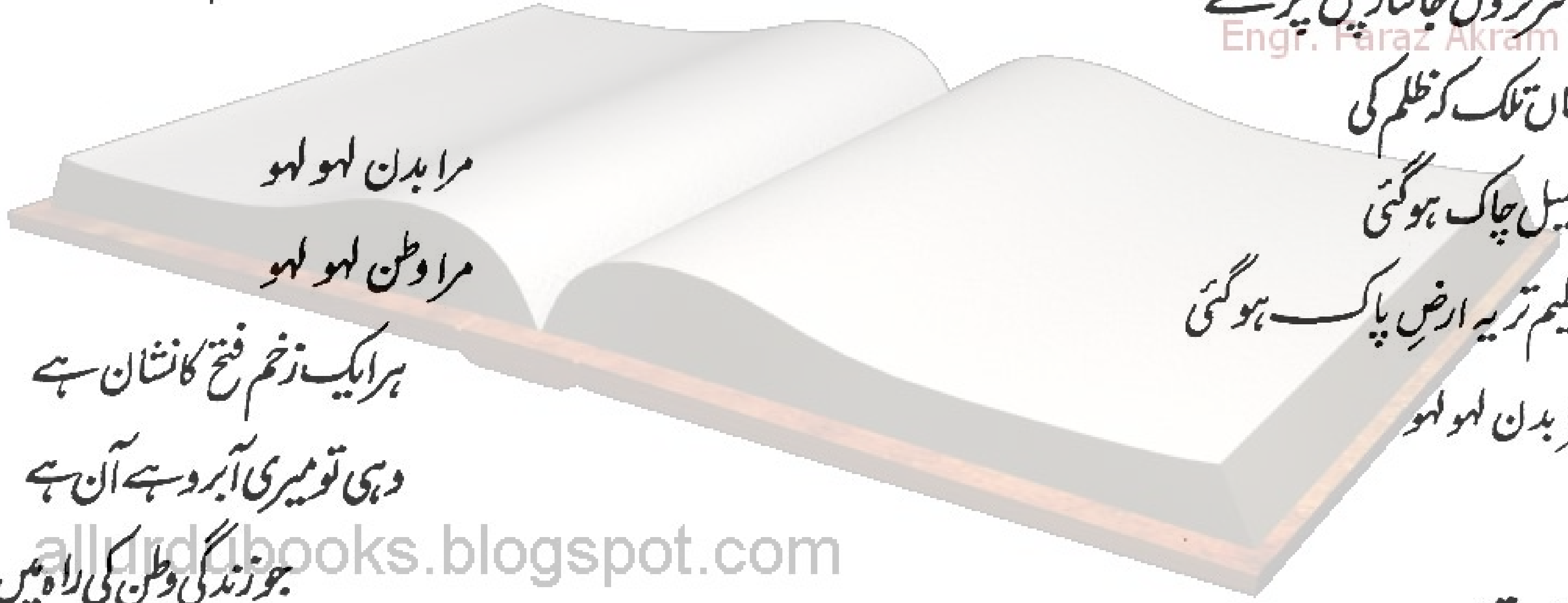

مرا بدن لہو لہو
مرا وطن لہو لہو
ہر ایک زخم فتح کا نشان ہے
وہی تو میری آبرو ہے آن ہے
allurdubooks.blogspot.com
جو زندگی وطن کی راہ میں ہلاک ہو گئی
عظیم تر ——— یہ ارض پاک ہو گئی

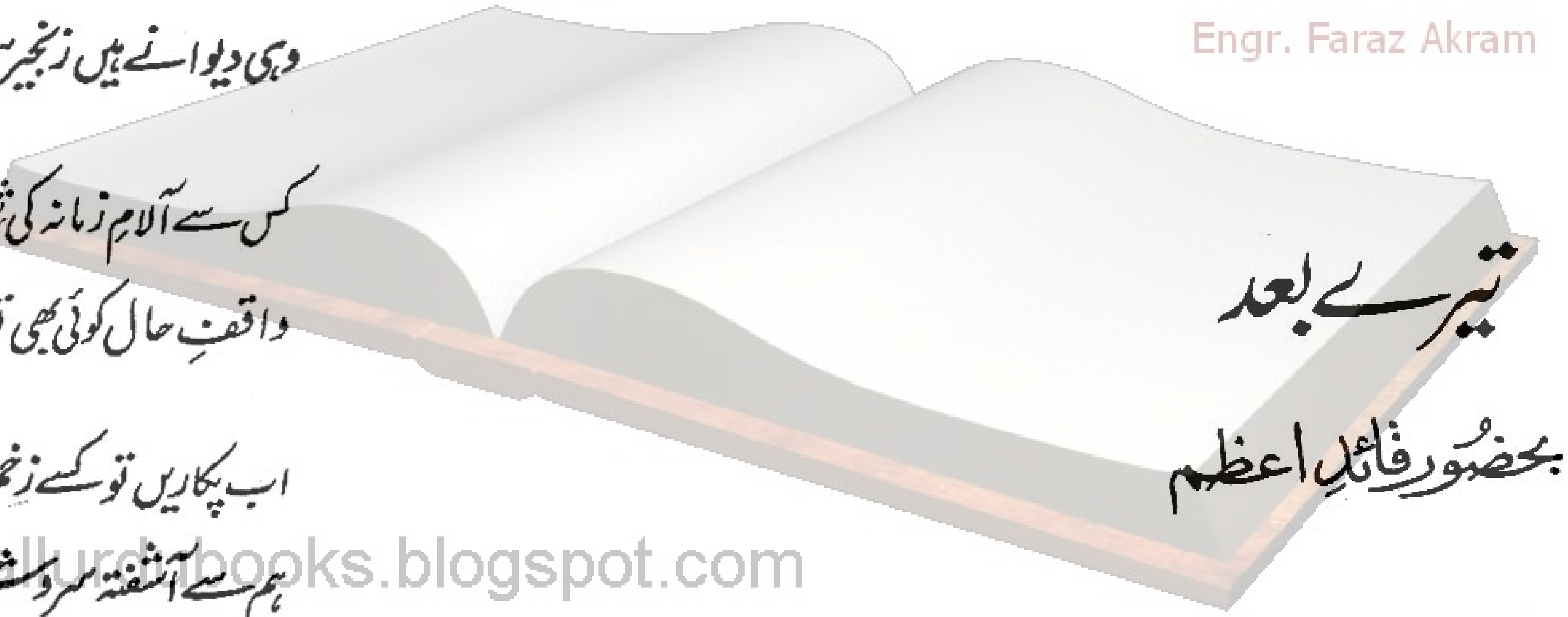

تیرے بعد

بحضورِ قائدِ اعظم

Engr. Faraz Akram

پھول روتے ہیں کہ آئی نہ صدا تیرے بعد
غرقۂ خوں ہے بہاروں کی ردا تیرے بعد

آندھیاں خاک اُڑاتی ہیں سرِ صحنِ چمن
لالہ و گل ہوئے شاخوں سے جُدا تیرے بعد

جاہ و منصب کے طلبگاروں نے یوں ہاتھ بڑھائے
کوئی دامن بھی سلامت نہ رہا تیرے بعد

جن کو اندازِ جنوں تو نے سکھائے تھے کبھی
وہی دیوانے ہیں زنجیر بپا تیرے بعد

کس سے آلامِ زمانہ کی شکایت کرتے
واقفِ حال کوئی بھی تو نہ تھا تیرے بعد

اب پکاریں تو کسے زخم دکھائیں تو کسے
ہم سے آشفتہ سر و شعلہ نوا تیرے بعد

allurdubooks.blogspot.com

پھر بھی مایوس نہیں آج ترے دیوانے
گو ہر اک آنکھ ہے محرومِ ضیا تیرے بعد

راستے سخت کٹھن منزلیں دشوار سہی
گامزن پھر بھی رہے آبلہ پا تیرے بعد

جب کبھی ظلمتِ حالات فضا پر برسی
مشعلِ راہ بنی تیری صدا تیرے بعد

Engr. Faraz Afrani

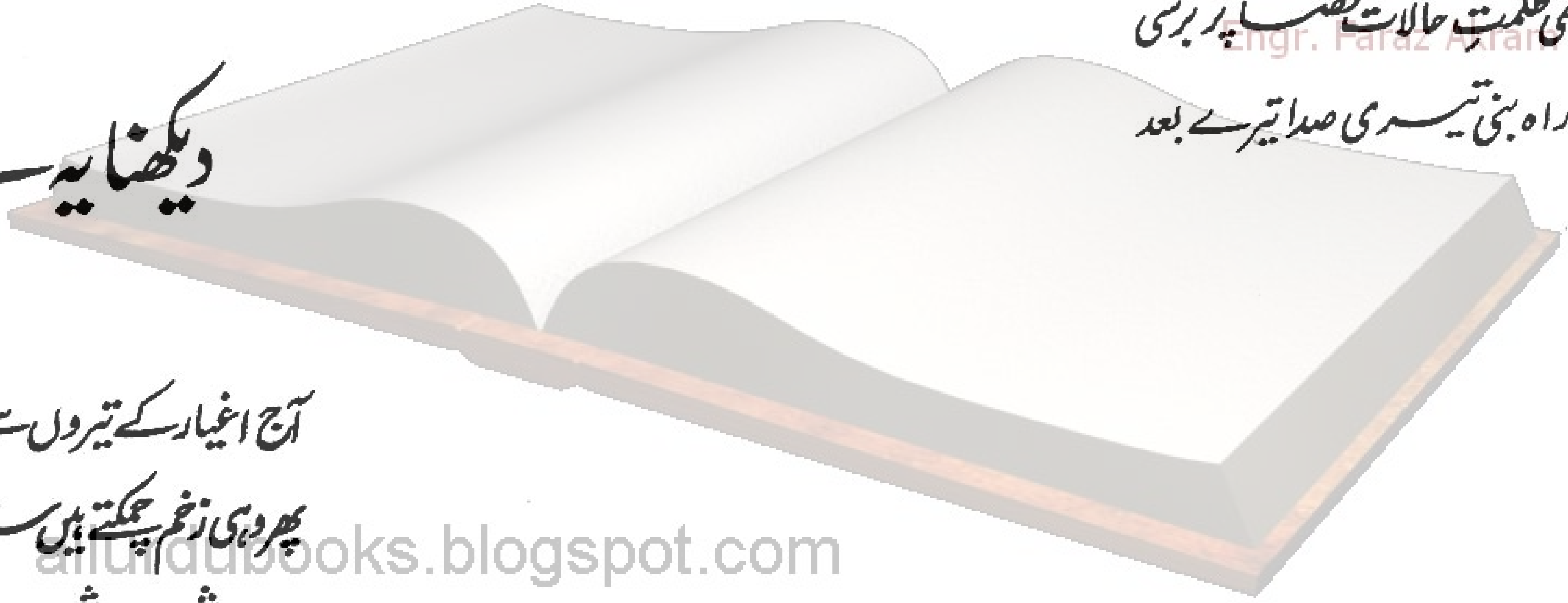

دیکھنا یہ ہے

آج اغیار کے تیروں سے بدن پر میرے
پھر وہی زخم چمکتے ہیں ستاروں کی طرح
پھر اسی دشمنِ جاں دشمنِ دیں کے ہاتھوں
میرا ملبوس ہے گلرنگ بہاروں کی طرح
پھر مرے دیس کی مٹّی سے لہو رستا ہے
پھر در و بام ہوئے سینہ فگاروں کی طرح

allurdubooks.blogspot.com

میرے دشمن میرے قاتل نے ہمیشہ کی طرح
پھر سے چاہا کہ شکستہ مرا پندار کرے
جس طرح رات کا سفاک شکاری چاہے
کہ وہ سُورج کی شعاعوں کو گرفتار کرے
یا چراغِ سرِ دیوار کو تنہا پا کر
جس طرح تند ہوا ٹوٹ کے یلغار کرے

Engr. Faraz Akram

میرے دشمن نے یہ سوچا ہی نہیں تھا شاید
یہ دیا بادِ فنا سے بھی بھڑک سکتا ہے
اس کو قوت پہ تکبر ہے مگر مجھ کو یقیں
دستِ حق بازوئے قاتل کو جھٹک سکتا ہے
میرے جلاد کو معلوم نہیں ہے شاید
میرا دل دستِ اجل میں بھی دھڑک سکتا ہے

جانے کس زعم میں آیا تھا مقابل میرے
وہ اندھیروں کا پجاری وہ اُجالے کا عدو
اس نے اک مشعلِ تاباں کو بجھانا چاہا
اور فضا میں لپک اُٹھے ہیں کروڑوں بازو
میرا مشرق ہو کہ مغرب میرے سارے اطراف
میری قوت میرا پیکر مری جاں میرا لہو

دیکھنا یہ ہے کہ اس باطل و حق کے رن میں
رات مرتی ہے کہ زنجیرِ سحر ہوتی ہے
آخری فتح مری ہے مرا ایمان ہے یہ
جس طرح ڈوبتے سُورج کو خبر ہوتی ہے
میں تو سو بار اسے اپنا مقدر کر لوں
جس شہادت سے مری ذات امر ہوتی ہے

allurdubooks.blogspot.com

یہ کھیت ہمارے ہیں یہ کھلیان ہمارے

Engr. Faraz Akram

یہ کھیت ہمارے ہیں یہ کھلیان ہمارے
پورے ہوئے اک عمر کے ارمان ہمارے

ہم وہ جو کڑی دھوپ میں جسموں کو جلائیں
ہم وہ ہیں کہ صحراؤں کو گلزار بنائیں
ہم اپنا لہو خاک کے تودوں کو پلائیں
اس پر بھی گھروندے رہے ویران ہمارے
یہ کھیت ہمارے ہیں یہ کھلیان ہمارے

ہم روشنی لائے تھے لہو اپنا جلا کر
ہم پھول اُگاتے تھے پسینے میں نہا کر
لے جاتا مگر اور کوئی فصل اُٹھا کر
رہتے تھے ہمیشہ تہی دامان ہمارے
یہ کھیت ہمارے ہیں یہ کھلیان ہمارے

اب دیس کی دولت نہیں جاگیر کسی کی
اب ہاتھ کسی کے نہیں تقدیر کسی کی
پاؤں میں کسی کے نہیں زنجیر کسی کی
بھولے گی نہ دنیا کبھی احسان ہمارے
یہ کھیت ہمارے ہیں یہ کھلیان ہمارے

allurdubooks.blogspot.com

Engr. Faraz Akram

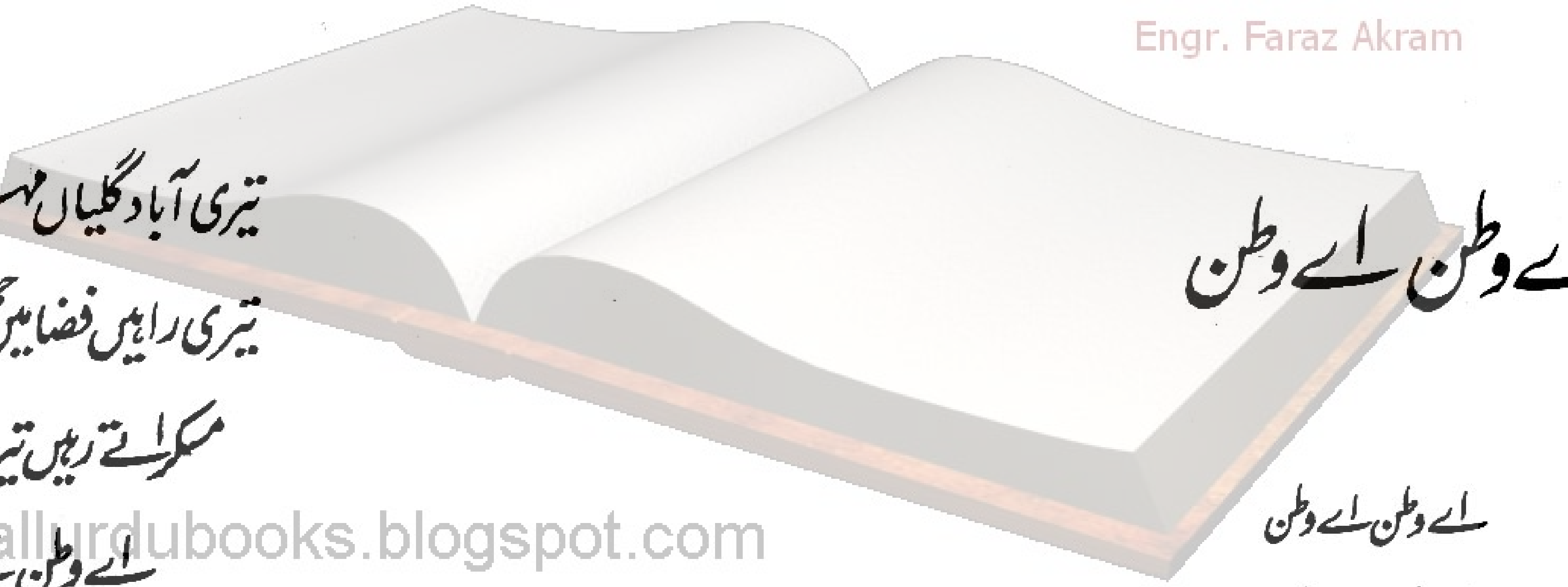

اے وطن اے وطن

اے وطن اے وطن
اے وطن اے وطن
تیرے کھیتوں کا سونا سلامت رہے
تیرے شہروں کا سکھ تا قیامت رہے
تا قیامت رہے یہ بہارِ چمن
اے وطن اے وطن

تیرے بیٹے تری آبرو کے لیے
یوں جلائیں گے اپنے لہو کے دیئے
پھوٹ نکلے گی تاریکیوں سے کرن
اے وطن اے وطن

تیری آباد گلیاں مہکتی رہیں
تیری راہیں فضائیں چمکتی رہیں
مسکراتے رہیں تیرے کوہ و دمن
اے وطن اے وطن
اے وطن اے وطن

allurdubooks.blogspot.com

میرے اپنے لوگو!

(جنگی قیدیوں کی واپسی پر)

Engr. Faraz Akram

میں بھی اوروں کی طرح
جانبِ در آیا تھا
کہ میں ان آنکھوں کو ان چہروں کو دیکھوں
جو گئے سال گئے تھے
تو نہ واپس آئے
میں بھی آنکھوں کے چراغوں کو جلائے
انھیں رستوں پہ کھڑا تھا

مرے اپنے مرے پیارے لوگو
انھیں رستوں پہ جہاں
ہجر کی تاریک گھڑی
یوں قضا بن کے کھڑی تھی
کہ ٹلے گی ہی نہیں
میں بھی اوروں کی طرح
ہجر کی دہلیز پہ استادہ رہا
آتے جاتے ہوئے موسم
انھیں گلیوں سے گزرتے ہوئے
اک پل کو ٹھہرتے
تو یہ کہتے
"ابھی وہ رُت نہیں آئی
ابھی وہ رُت نہیں آئی"
میں مگر شوق کی دہلیز پہ استادہ رہا

allurdubooks.blogspot.com

کہ میری طرح کئی ہجر زدہ دل
کئی روتی ہوئی آنکھیں
کئی بسمل جانیں
آتے جاتے ہوئے جھونکوں کو صدا دیتی تھیں
کوئی پیغام؟
Engr. Faraz Akram
کسی کشتۂ بیداد کے نام
اور خاموش ہوائیں جیسے
عمر بجھتے ہوئے شعلوں کی بڑھا دیتی تھیں
ہر کوئی نقش بدیوار
سرِ راہگزار
ایک سی سب کی طلب
ہر کوئی حرف بلب
آؤ
بس آ بھی جاؤ
کہ کبھی دن تو پھریں بے سروسامانوں کے

کہ کبھی زخم سلیں چاک گریبانوں کے
"ندیاں سوکھ گئیں
شوق میں طوفانوں کے"
اور اب ساعتِ دیدار
جب آئی ہے تو کیا دیکھتا ہوں
آنے والے سفرِ درد سے لوٹے ہیں
تو ان کے پیکر
اِتنے بے رنگ ہیں بے جان ہیں
جیسے کبھی زندہ ہی نہ تھے
ان کے ہاتھوں میں
کوئی پرچمِ ترّیاں
allurdubooks.blogspot.com
نہ کوئی مشعلِ تاباں
نہ وہ پندارِ دل وجاں
جو مرے خواب کی تعبیر لگیں
ان کے قدموں میں ابھی تک
وہ گرانی ہے

کہ پابستہ زنجیر لگیں
آنے والے مجھے انساں نہیں تصویر لگیں
میں تو آیا تھا
کہ دیکھوں گا انھیں
جو میری طرح مرے ہم وطنوں کی مانند
Engr. Faraz Akram
درد کی آگ میں ڈھل کر بھی توانا ہوں گے
نئی سج دھج سے
نئی سمت روانہ ہوں گے
ان کے جسموں میں مگر
خوں کی رمق بھی تو نہیں
ایسے ویران ہیں چہرے
کہ اُنھیں اپنی اسیری کا
قلق بھی تو نہیں

سلام اُس پر

حسین !
اے میرے سر بریدہ
allurdubooks.blogspot.com
بدن دریدہ
سدا ترا نام برگزیدہ
میں کربلا کے لہو لہو دشت میں تجھے
دشمنوں کے نرغے میں
تیغ در دست دیکھتا ہوں

میں دیکھتا ہوں
کہ تیرے سارے رفیق
سب ہمنوا
سبھی جانفروش
اپنے سروں کی فصلیں کٹا چکے ہیں
Engr. Fara...
گلاب سے جسم اپنے خوں میں نہا چکے ہیں
ہوائے جانکاہ کے بگولے
چراغ سے تابناک چہرے بجھا چکے ہیں
مسافرانِ رہِ وفا لُٹ لُٹا چکے ہیں
اور اب فقط تُو
زمین کے اس شفق کدے میں
ستارۂ صبح کی طرح
روشنی کا پرچم لیے کھڑا ہے
یہ ایک منظر نہیں ہے

اک داستاں کا حصّہ نہیں ہے
اک واقعہ نہیں ہے
یہیں سے تاریخ
اپنے تازہ سفر کا آغاز کر رہی ہے
یہیں سے انسانیت
نئی رفعتوں کو پرواز کر رہی ہے

میں آج اسی کربلا میں
بے آبرو۔ نگوں سر
شکست خوردہ خجل کھڑا ہوں
جہاں سے میرا عظیم ہادی
allurdubooks.blogspot.com
حسین کل سرخرو گیا ہے
میں جاں بچا کر
فنا کے دلدل میں جاں بلب ہوں
زمین اور آسمان کے عزّ و فخر

سارے حرام مجھ پر

وہ جاں لُٹا کر

منارۂ عرش چھو گیا

سلام اُس پر

سلام اُس پر

Engr. Faraz Akram

ترانہ

لبوں پہ اہلِ امن کے

لہو ترنگ ہی سہی

allurdubooks.blogspot.com

عدو سے جنگ ہی سہی

چلو کہ دشمنوں کا یہ گھمنڈ

توڑ دیں

جو ہاتھ ہم پہ ظلم کے اُٹھے

مروڑ دیں

غنیم پر یہ عرصۂ حیات
تنگ ہی سہی
عدو سے جنگ ہی سہی
جنگ ہی سہی

کہاں گیا ہے تو
Engr. Faraz Akram
مرے دیار کو پکار کر
جو حوصلہ ہے کچھ اگر تو سامنے سے وار کر
اگر جواب خشت سنگ ہے
تو سنگ ہی سہی
عدو سے جنگ ہی سہی
جنگ ہی سہی

نہ چاہتے تھے ہم مگر
یہ امتحاں بھی ہو چلے

کہاں ہے لشکرِ ستم
کہ آ گئے ہیں منچلے
اسی کی خاک اسی کے خوں سے
لالہ رنگ ہی سہی
عدو سے جنگ ہی سہی

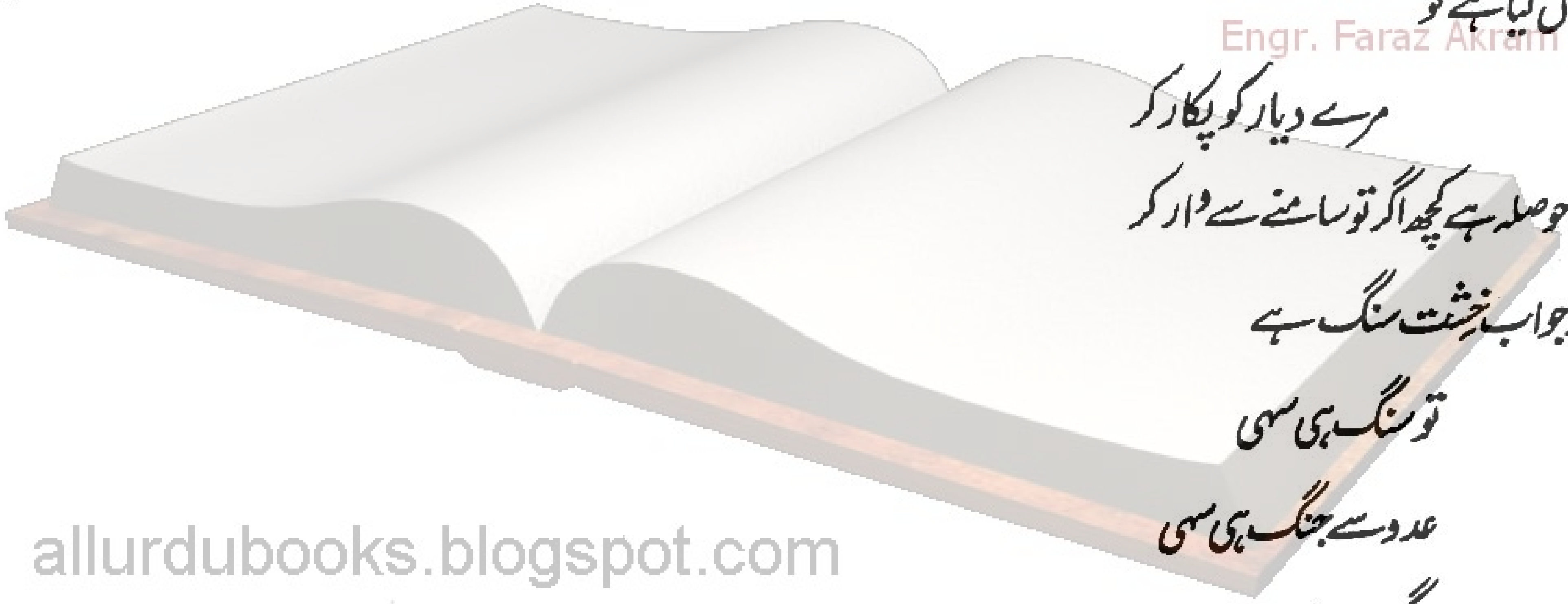

allurdubooks.blogspot.com